



سوال

(132) جو لوگ ہمیشہ سفر میں رہتے ہوں جیسے جہاز کے سارنگ لٹ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو لوگ ہمیشہ سفر میں رہتے ہوں جیسے جہاز کے سارنگ یا خلاصی وغیرہ ان کو نماز قصر پڑھنی چاہیے یا پوری؟ بیٹو تو جروا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جو لوگ ہمیشہ سفر میں رہتے ہوں، جیسے جہاز کے خلاصی وغیرہ و شرعاً مقیم نہیں ہیں۔ بلکہ مسافر ہیں، کیوں کہ وطن کی تین ہی قسمیں ہیں، وطن اصلی، وطن اقامت و وطن سکنی، فتح القدر میں ہے:

الاولیٰ وطن سکنی و هو مولد الانسان او موضع تاهل به ومن قصده التبعیث به لا الارتحال ووطن اقامت و هو ما ینوی الاقامة فیہ خمسۃ عشر یوما۔

وطن تین ہیں، وطن اصلی یہ انسان کی رہائش کی جگہ ہے اور وطن اقامت، جہاں پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ ہو اور وطن سکنی یہ وہ جگہ ہے جہاں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہو، اور مخفی نہیں کہ خلاصی وغیرہ ان تینوں اوطان سے خالی ہیں۔ پس بلاشبہ وہ مسافر ٹھہرے، پس احکام سفر ان پر لازم رہیں گے۔

ونیز احادیث و آیات قرآنیہ عام ہیں، چنانچہ آیت: و اذا ضربتم فی الارض اور انتم علی سفرؓ میزان شعرائی میں ہے:

(۱) قال الامام الثلاثون الملاح اذا سافر فی سفینۃ فیما احله و ما له القصر وقال احمد انه لا یقصر وقال احمد كذلك المکارمی الذی یسافر و اما خالفه فیہ الامام الثلاثون ایضا فقالوا ان له الترخص بالقصر والقطر۔

۱: ملاح جب کشتی میں اپنے اہل و عیال کے سمیت سفر کرے، تو تینوں اماموں کے نزدیک وہ قصر کرے۔ امام احمد قصر کے قائل نہیں ہیں۔ اور کرایے پر کام کرنے والا مثلاً گاڑیوں کے ڈرائیور اور جہازوں کے ملاح وغیرہ بھی اسی حکم میں ہیں۔

پس ثابت ہو گیا کہ دائم السفر کو بھی قصر کرنا چاہیے، چنانچہ تاجروں کو ہمیشہ تجارت کے لیے سفر میں رہتے ہیں۔ مصنف ”ابن ابی شیبہ“ میں ہے:

(۲) قال حدثننا و کعب عن الامام عن ابراهیم قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ انی رجل تاجر یختلف الی البحرین فامرہ ان یصلی رکعتین هذا مرسل۔ واللہ اعلم



حررہ محمد عبدالحق ملتانی ۳ ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ سید محمد نذیر حسین

(فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۵۵۶)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 04 ص 212

محدث فتویٰ